کے بعد علی گڑھ میگزین کے دو خاص اور ضخیم علی گڑھ تحریک نمبران کی نگرانی اور رہنمائی میں شائع ہوئے تو وہ بھی مہدی افادی کے بقول "خاصہ کی چیز تھے"، غرض کہ ان کا جو کام تھا اعلیٰ قسم اور بلند معیار کا تھا، وہ علی گڑھ اور اس کی روایات کے دلدادہ اور عاشق تھے، اور اس درجہ کہ علی گڑھ ہی ان کا منبع خیال، مرکز فکر و نظر اور سرچشمۂ احساسات و جذبات تھا۔ چنانچہ ان کے اکثر مقالات و مضامین میں جو واقعات یا تلمیحات یا کردار مذکور ہیں وہ سب علی گڑھ سے تعلق رکھتے ہیں، رشید احمد صاحب صدیقی پر ان کی حیات میں کافی مقالات لکھے گئے اور ان پر تحقیقی مقالہ لکھ کر بعض لوگوں نے پی ایچ ڈی کی ڈگری بھی لی، لیکن ہمارے نزدیک اس سلسلہ کا سب سے بہتر مقالہ وہ ہے جو پروفیسر محمد اسلوب انصاری (شعبۂ انگریزی، علی گڑھ) نے رشید صاحب کے فکر و فن پر لکھا اور جو "فکر و نظر" علی گڑھ میں کئی قسطوں میں چھپا تھا، طبعاً شگفتہ مزاج، خوش خلق، غیور و خود دار، مرنج و مرنجان مگر کم آمیز اور خلوت پسند تھے، وہ درحقیقت ان لوگوں میں سے تھے جن کے دیکھنے کو آیندہ نسلیں ترسیں گی مگر ان جیسا کسی کو نہ پاسکیں گی۔ اللہ تعالیٰ ان کو مغفرت و بخشش کی نعمتوں سے نوازے۔

---

پچھلے دنوں (دسمبر اور جنوری میں) جامعہ ملیہ اسلامیہ اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں علی الترتیب "فکر اسلامی کی تشکیل نو" اور "اسلام تغیر پذیر دنیا میں" کے موضوعات پر دو نہایت شاندار سہ روزہ اور چہار روزہ سیمینار بڑے اہتمام و انتظام سے منعقد ہوئے، ان میں کثرت سے مقالات پڑھے گئے، مقالات پر سوال و جواب ہوئے اور دل کھولکر تبادلۂ افکار و خیالات ہوا، ان سیمیناروں کی سب سے بڑی اور اہم خصوصیت یہ تھی کہ ان میں یونیورسٹیوں کے عمائد اور اساتذہ کے دوش بدوش دیوبند، ندوہ اور دوسرے مدارس کے اکابر علما بھی شریک تھے، دونوں طبقوں کے نمائندہ حضرات

نے ایک دوسرے کے نقطۂ نظر کو سمجھنے اور اپنے افکار و خیالات کو پیش کرنے کی کوشش
اور یہ سب کچھ سنجیدگی و متانت اور مدارات و ملاطفت کی فضا میں ہوا، کسی قسم کی ناگواری
ور آزردگی کا اظہار کسی ایک جانب سے بھی نہیں ہوا، ہمارے نزدیک ان سیمیناروں
سب سے بڑی کامیابی یہی ہے، اور یہ ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے فال نیک ہے،
س اقدام پر جامعہ ملیہ اور مسلم یونیورسٹی کے ارباب حل وعقد اور خصوصاً وائس چانسلر
صاحبان جنھوں نے ان سیمیناروں سے عملاً گہری دلچسپی لی اور شروع سے آخر تک
میں شریک رہے شکریہ کے مستحق ہیں۔

---

یہ دونوں سیمینار جن موضوعات پر ہوئے اُن کا تعلق کسی خاص ملک کے مسلمانوں
نہیں ہے بلکہ یہ مسلمانوں کے عالمگیر مسائل و معاملات ہیں جن پر عالم اسلام کے
وشہ میں مذاکرے ہو رہے ہیں لیکن جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے یہاں کے
مانوں کے چند اپنے مخصوص مسائل ہیں جو غور طلب اور بحث و گفتگو کے محتاج
، اور ضرورت ہے کہ ان مسائل کے بارے میں اس ملک کے مسلمانوں کا ذہن صاف
صورت حال یہ ہے کہ مسلمان اقلیت میں ہیں اقتدار اعلیٰ اکثریت کے ہاتھ میں ہے
رہے گا۔ لیکن چونکہ یہ ملک سکولر اور جمہوری ہے، اس بنا پر مسلمان اقلیت
ہونے کے باوجود حقوق و فرائض میں اکثریت کے ساتھ برابر کے شریک ہیں، اور
لحاظ سے دونوں میں ذرا فرق نہیں ہے، جب ایسا ہے تو اب مسلمانوں کا یہ
ہو جاتا ہے کہ اس ملک کو ترقی دینے، اس کی خوشحالی اور فلاح و بہبود کے
کومتی سطح پر جو منصوبے اور پروگرام بن رہے ہیں اور جن کا مقصد ہے ملک کی
ادی، معاشرتی اور سیاسی اصلاح و ترقی ان میں مسلمان صاف ذہنی کے ساتھ
ش و خروش سے حصہ لیں۔

---

لیکن حکومت سیکولر اور سوشلسٹ ہے، اس بنا پر اُس کے بعض منصوبوں اور اس سلسلہ میں اُس کے بعض اقدامات سے متعلق مسلمانوں کے ذہن میں یہ سوال بجا طور پر پیدا ہوسکتا ہے کہ ان اقدامات سے متعلق اسلام کا حکم یا اُس کی تعلیم کیا ہے؟ اگر وہ اسلام کی تعلیم اور اس کے عین منشا کے مطابق ہیں تو مسلمان ان میں بے تکلف اور خوشدلی سے حصہ لیں گے ورنہ نہیں، اور اس دوسری صورت میں وہ پسماندہ ہوجائیں گے، اسی بنا پر ہمارا خیال ہے کہ ابھی خاص ہندوستان کے معاملات ومسائل پر ایک اور آل انڈیا سیمینار کی ضرورت باقی ہے، جامعہ ملیہ اور علی گڑھ دونوں اپنا فرض ادا کرچکے، اب جامعۂ عثمانیہ، دارالعلوم دیوبند اور ندوۃ العلماء لکھنؤ کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔


امام غزالیؒ کی ایک نایاب کتاب

# بدایۃ الھدایۃ (عربی)

ہندوستان میں پہلی مرتبہ عربی ٹائپ کے حروف پر شائع کی گئی ہے۔ جس میں تقوے والی زندگی گذارنے کے اصول وآداب بتائے گئے ہیں۔ اکثر مدارس عربیہ میں تعلیم المتعلم کے ساتھ پڑھائی جاتی ہے۔

عام قیمت ۵۰/۴ روپئے

ملنے کا پتہ: محمد اقبال قاسمی 542/A سی اے اسٹریٹ، مسلمپور، وانمباڑی جنوبی ہند
635-751